

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۴۶ - جلد ۷ | لودیانہ ۱۳ - نوامبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جمس امرل متخلص گل از رورکی

کیوں میرے جانے سے جاناں نکے ہو یاراں مانع -
جانا آخر ہی وہیں ہو نہ مہرباں مانع -
رُک سکے کوئی نہ پیغام اجل کے آگے -
لاکھ دنیا کے ہوں یہاں گر سرو ساماں مانع
دیکھو دارانہ سکندر نہ ہی جمشید رہا -
گو کہ ہر چند ہوئی حسرت داماں مانع
ہی مسیحا ہی میرا جبکہ درجنت آپ -
کیا مجال ہی کہ جو ہوئے کوئی درباں مانع
وصف اُس نورِ حقیقی کا ہو جب دلپہ رقم -
ہو سکے کیسے کہو کلکِ نیستاں مانع
مرضِ موت کا دنیا میں بجز عیسیٰ کے -
ہو سکا کوئی طبیب اور نہ درماں مانع
چھوڑ گلزار بہر کیف ہی جانا گل کو -
کیوں عبث ہوتی ہوا ی بلبلِ ناداں مانع

نور افشاں

انڈین سول سروس

۳ - تاریخ اکتوبر کو ایک سرکاری کاغذ شایع ہوا جسمیں اہل ہند کے ہندوستانی سول سروس میں داخل ہونے کی نسبت کئی مراسلات و دیگر دستاویزات شامل تھیں ان تحریروں میں گورنمنٹ ہند کا ایک طول طویل مراسلہ مورخہ یکم ماہ مئی ۱۸۷۸ء بھی درج ہی جسمیں حضور لارڈ لٹن اور انکی کونسل کے ممبروں نے بنا بر منظوری جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہندوستانیوں کے عہدہ ہائے انڈین سول سروس پر مامور ہونیکے باب میں قواعد پیش کئے ہیں ان قواعد کو جناب لارڈ کران برک صاحب نے کسیقدر ضروری تغیر و تبدل کے بعد منظور فرمایا اور اُسپر گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں اور حاکموں کے نام احاطہ بنگالہ میں ایک سرکلر جاری فرمایا جسمیں مفصلہ ذیل قواعد بہ ضمن ہندوستانیوں کے نوکریوں کے درج ہیں +

آئندہ کوئی شخص بغیر باشندہ ہندوستان کسی عہدہ پر جسکا ماہواری مشاہرہ مبلغ دوصد یا اُس سے زیادہ ہو بجز منظوری نواب مستطاب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل مقرر نکیا جائیگا بشرطیکہ عہدہ مذکور شرایط مفصلہ ذیل کی قید سے باہر ہو - (ا) کہ وہ شخص جو مقرر ہونیوالا ہی شعبہ سول سروس یا سٹاف کار پس سے متعلق ہو (ب) کہ اُمیدوار کو پہلے سے (۱) نواب گورنر جنرل بہادر نے امتحان کے بعد محکمہ فنانشل کے لئے (۲) صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے

یا امتحان کے بعد نواب گورنر جنرل نے محکمہ جنگلات کے لئے (۳) صاحب سکرٹری آف سٹیٹ نے محکمہ تعلیم کے لئے نامزد کیا ہو۔ (ج) کہ اُمید وار اُس محکمہ کی شاخ میں کہ جسمیں اُسکو ترقی ملی ہی یکم جنوری ۱۸۷۹ء سے پیشتر داخل ہو چکا ہو۔ (د) کہ عہدہ جسپر اُمیدوار مقرر ہونیوالا ہو (۱) محکمہ افیون (۲) محکمہ نمک یا محصول (۳) محکمہ پیمائش (۴) محکمہ ٹکسال (۵) محکمہ تعمیر یا (۶) محکمہ پولیس سے تعلق رکھتا ہو +

کوئی شخص جو متعہد سول سروس کے متعلقین سے ہو پہلے پہل کسی ایسے عہدہ پر جو سروس مذکور کے متعلقین کے لئے حسب معمول مخصوص ہو بلا منظوری نواب مستطاب گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل مقرر کیا جائیگا اہل ہند کو ایسے عہدوں پر مقرر کرنے کے باب میں قواعد حسب منظوری صاحب وزیر ہند عنقریب نافذ ہونگے +

جب ہر دو مصرحہ بالا فقرات میں سے کسی کے مطابق کی نوکری پر منظوری مطلوب ہو تو ایسی منظوری کے لئے درخواست میں (۱) تجویز شدہ اُمیدوار کی استعداد علمی اور اُسکے گزشتہ واقعات اور (ب) بیان کہ جن وجہ سے باشندہ ہندوستان یا (دہ صورت فقرہ ۴ کی نوکریوں کے۔ کہ سول سروس متعہد کا ممبر) اسامی مذکور پر مقرر نہیں ہو سکتا +

اگرچہ چند محکمجات مصرحہ حرف (ب) فقرہ ۳ پر موجودہ احکام کا اثر نہیں پہونچتا تاہم نواب گورنر جنرل بہادر یہہ نہیں چاہتے کہ ان محکموں کی اسامیاں کسی صورت سے انگلستانیوں کے لئے مخصوص رہیں محکمہ افیون اور محکمہ محصول کے فرائض نسبت شاخہائے مال و بندوبست جنھیں ہندوستانی عمدہ کارگزاری کرتے ہیں کچھ زیادہ پیچیدہ اور ذمہ واری کے نہیں ہیں۔ جن ولیمونکو کرنیل منٹگمری صاحب نے ہمالہ پہاڑ کے اُسطرف تجسس میں مصروف کیا تھا اُس نسل کے آدمی ہندوستان کے میدانوں کی پیمایش میں ذمہ واری کے عہدوں پر مامور ہو سکتے ہیں نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اپنی مسرت ظاہر فرماتے ہیں کہ صیغہ تعمیر بنگال کی ایک بڑی شاخ میں لفٹنٹ گورنر صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ بہ نسبت حال کے ہندوستانی انجنیر بہت زیادہ نوکر رکھے جائیں۔ مختلف صوبجات کی سالیانہ کارروائی محکمہ پولیس کی رپورٹوں سے منکشف ہوتا ہے کہ جب ہندوستانی سرکاری ملازمونکو اعتبار والے عہدے دئے جاتے ہیں تو وہ کمال سرگرمی اور دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں۔ اور گورنر جنرل صاحب بہادر اُمید کرتے ہیں کہ ان محکموں کے بڑے بڑے عہدے اہل ہند کو ملا کریں لیکن فی الحال جناب ممدوح یہہ تجویز نہیں فرما سکتے کہ جو محکمجات مفصلہ حرف (د) میں اہل یورپ کے تقرر پر قید لگائیں +

لارڈ کرانبروک صاحب نے ۱۰ تاریخ جولائی کو ایک مراسلہ تحریر فرمایا جسمیں اُنہوں نے قواعد مذکور کو خوشی منظور کیا اور ظاہر فرمایا کہ اگر یہہ قواعد کما حقہ ملحوظ رہے تو ہندوستانی ملازمت غیر متعہد کے اعلے درجے حاصل کر سکیں گے اور بیان فرمایا کہ ہم نے گورنمنٹ مدراس اور گورنمنٹ بمبئی کے نام اس ضمن میں ہدایت ارسال کر دی ہیں +

لارڈ لارنس صاحب کے عہد میں گورنمنٹ ہند نے ایک سرکاری رزولیوشن مورخہ ۱۹ اگست میں حسب ذیل تحریر کیا +

ہز ایکسلنسی گورنر جنرل باجلاس کانسل تسلیم کرتے ہیں کہ بالیاقت ذی استعداد ہندوستانیونکو ممالک پنجاب۔ اودہ۔ صوبجات۔ وسطی۔ برٹش برہما۔ آسام کورگ۔ میسور اور برار میں اسسٹنٹ کمشنر اور جج عدالت خفیفہ کے عہدوں اور تنخواہونکا دینا انسب ہی۔ حکام لوکل سے کیفیت طلب کیجائیگی کہ ہندوستانیوں کی تعداد بمقابل حکام دیوانی جنگی اور غیر متعہد انگریزوں کے کسقدر ہونی چاہئے۔ صوبہ میسور اور صوبہ برار میں ایسے ملازمونکی تعداد زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ وہانکی سلطنت انگریزونکی تفویض میں نہیں ہی حتی کہ صوبہ میسور کے بارہ میں جو تازہ احکام ولایت سے وہاں کے دیسی خاندان کو قایم رکھنے کی نسبت صادر ہوئے ہیں اُنسے ضرورت پیدا ہوتی ہی کہ بہت جلد میسور میں دیسی ذی زیادہ وسعت کے ساتھ مقرر کئے جائیں +

اس فیصلہ پر پہونچنے میں گورنمنٹ ہند کے خیال سے یہہ بات دور نہ تھی کہ جب ہندوستانیونکو انتظامی فرائض منسوب کئے جائیں تو انکو آزاد الطبع فرنگستانیوں سے رابطہ داری میں مشکل واقع ہوتی ہی۔ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کانسل اُمید فرماتے ہیں کہ حکام مقامی اس امر کو مدنظر رکھکر کہ اُن تمام اضلاع میں جنمیں یورپین بکثرت آباد اور مسکن گزین ہوں وہاں کے حاکم انگریز ہونے چاہئیں اپنی اپنی تجاویز مرتب کرینگے +

ہمارے نزدیک بھی یہہ تجویز گورنمنٹ ہند کی نہایت عمدہ اور اہل ہند کیواسطے اعلے درجہ کی مفید ہی۔ مگر صرف قانون کے پاس کرنے پر بھی اہل ہند کو ایسی ذمہ وار کے عہدے دینے ہم مناسب نہیں سمجھتے ہیں بلکہ اعلے درجہ کی تعلیم اور حصول شائستگی اور نیک مزاجی کے امتحان کے بعد اگر ایسا ہو کرے تو رعایا کے حق میں مفید ہوگا کیونکہ جب تک یہہ باتیں نہ ہوں تو انسے انصاف کا ہونا دشوار معلوم ہوتا ہی +

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

خدا کو آدمی سے کیا علاقہ ہو اور آدمی کو خدا سے کیا تعلق ہی

پہلے یہہ کہ خدا آدمی سے کیا علاقہ رکھتا ہی۔ قرآن وحدیث واہل اسلام کے عقیدے کے موافق خدا ایک ہی اور وہی سب کا خالق پروردگار وخداوند ہی اور اُسی نے ابتدأ عالم میں اپنی قدیم رضا کے موافق آدمی کی پیدایش اور فعل زندگی موت اور عاقبت کا انجام مقرر کرکے ہر ایک کی قسمت میں لکھا ایسا کہ آدمی اُس سے اِدھر اُدھر جا نہیں سکتا تو بھی اُس نے آدمی کو شریعت دی جسمیں لکھا ہی کہ اُس کو کیا کیا ماننا و کرنا فرض ہی۔ اور خدا دنیا کا حاکم بھی ہی اور وہ نہ صرف دنیا کی سب چیزوں بلکہ خاص کر آدمیوں پر حکومت کرتا ہی اور قیامت کے دن سبھوں کا انصاف کریگا اور آدمی کو اُسکے خیال و قول و فعل کا جواب دینے پڑیگا اور جس طرح دنیا کا حاکم آئین کے موافق انصاف کرتا ہی ویسے ہی خدا ہر ایک مقدمہ اپنے کلام کے مطابق فیصل کریگا۔ اُسکے اور دنیا کے حاکم کی عدالت و انصاف میں صرف یہہ فرق ہی کہ آدمی فریب کھاتا اور بعضے وقت طرفداری کرتا ہی لیکن خدا عالم الغیب عادل و صادق ہی اِسلئے نہ وہ فریب کھائیگا و نہ طرفداری کریگا بلکہ ہر ایک کا واجبی انصاف کریگا +

دوسرے یہہ کہ آدمی خدا سے کیا علاقہ رکھتا ہی کیا اُسکو اپنی سب باتوں کا جواب دینا ہی یا نہیں اگر دینا ہی اور وہ گنہگار ٹھہرے تو اُس کے بخشے جانے کی اُمید ہی یا نہیں اگر اُمید ہی تو کس طرح بخشا جائیگا +

قرآن وحدیث سے ثابت ہی کہ آدمی خدا کا مخلوق ہی کیونکہ خدا نے اُسے پیدا کیا اور جواب دہ اِسلئے کہ اُسکو اپنے قول و فعل کا جواب دینے پڑیگا اور وہ گنہگار بھی ہی۔ لیکن گناہ کیا ہی اور آدمی کس طرح گنہگار ہوا اہل اسلام کے دین سے پہلی بات صاف نہیں معلوم ہوتی تو بھی ثابت ہی کہ گناہ موجود ہی اور یہہ کہ بعضے گناہ کبیرہ اور بعضے گناہ صغیرہ ہیں دوسری بات کی بابت کہ آدمی کس طرح گنہگار ہوا لکھا ہی کہ جو گناہ کہ آدمی دنیا میں کرتے خدا نے اُن کی پیدایش سے پیشتر اُنکی قسمت میں لکھا ہی اور از بسکہ خدا بخشنے والا مہربان ہی آدمی کے گناہوں کے معاف ہونے کی اُمید بھی ہی +

قرآن وحدیث میں گناہ کے بخشے جانے کی کئی راہیں ہیں چنانچہ رب اللہ کو کہنا لکھا ہی سورہ احقاف ۱۲ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ مقرر جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہی اُنپر نہ وے غم کھاوینگے ایسا خوش حال اُن کا بھی ہی جو کلمہ پڑھتے ہیں پھر ابوہریرہ کا قول ہی کہ نبی نے ایک دفعہ عورتوں سے کہا کہ اگر تمہارے لڑکوں میں سے تین مریں اور تم اُن پر صبر کرو تو بہشت میں جاؤ گی تب ایک عورت نے اُن میں سے کہا کہ اے نبی اگر دو مرجائیں تب اُس نے جواب دیا کہ اگر دو مرجائیں تو اُن کے والدین بہشت میں جاوینگے۔ اور جو ایک تیر بناتا اور جو اُس تیر کو خدا کی راہ پر چھوڑتا اور جو اُس تیر کو اُسی شخص کے ہاتھ میں دیتا ہی وہ تینوں نجات پاوینگے۔ اور عورتوں کے واسطے ایک اور خاص نجات کی راہ ہی یعنے ام سلمہ کی درخواست کے موافق حضرت محمد صاحب نے فرمایا ہر ایک جو مرتی ہی اور اُس کا شوہر اُس سے راضی ہی تو وہ بہشت میں جائیگی۔ پھر مشکوٰۃ المصابیح کی دوسری جلد کے ۱۰۰ صفحہ میں لکھا ہی کہ خدا میری قوم کی غفلت و بھول سے درگذر کرتا ہی اور جو کچھ وے دوسروں کی جبر سے کرتے سو اُنہیں بخش دیتا ہی۔ پھر حیات القلوب کی دوسری جلد کے ۳۰۰ صفحہ میں لکھا ہی کہ کلینی سے یہہ معتبر روایت ہی کہ ایک تیلی جو محمد صاحب سے نہایت محبت رکھتا تھا اور روز حضرت کے جمال دیکھے بغیر اپنے کام کو نہ جاتا جب کئی روز گذر رے کہ وہ نہ آیا تب محمد صاحب اپنے بعضے ساتھیوں لیکر اُس کا حال پوچھنے گئے وہاں سُنا کہ کئی دن ہوئے جو وہ مرگیا اور اُس کے پڑوسیوں نے کہا اے نبی اللہ کے وہ ہم لوگوں میں بڑا نیک مرد تھا مگر اُس کی ایک خو بد تھی حضرت نے پوچھا کیا اُنہوں نے کہا وہ زانی تھا پیغمبر نے فرمایا واللہ وہ مجھے ایسا پیار کرتا تھا کہ اگرچہ وہ آزادوں کو بیچ ڈالا کرتا تو بھی خدا اُسے بخش دیتا۔ پھر عین الحیات کے ۲۰۰ اور ۲۱۱ صفحہ میں لکھا ہی کہ جو کوئی سورہ سال سائل اکثر پڑھیگا اُس کے گناہوں کا حساب قادر مطلق نہ لیگا اور اُسے نبی اللہ کے پاس بہشت میں رکھیگا۔ پھر لکھا ہی کہ جو کوئی ہر جمعرات کو سورہ سجدہ پڑھا کریگا قادر مطلق اُسکا نامہ اعمال حشر کے روز اُسکے داہنے ہاتھ میں دیگا اور وہ اگرچہ گنہگار ہوگا خدا اُسکا محاسبہ نہ لیگا پھر اُسی کتاب کے ۱۹۱ صفحہ میں لکھا ہی۔ +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ ایمان فہمند

(گنگا ساگر کا میلہ)

اِن باتوں کا کوئی جواب سُننے میں نہیں آیا کیونکہ جان کندنی کے مارے ماں بول نہ سکی۔ تب بے صبر پنڈے نے پُکارا کہ اگر تو بول نہیں سکتی تو اپنے ہاتھ سے سین کر تا کہ میں تیرا لڑکا دیوی کو دیڈالوں۔ اِس پر ماں نے وہ سین کر دیا اور جماعت نے جے جے پکارا۔ تب پنڈے نے لڑکے کو گود میں لیکر یہہ کہا کہ اے گنگا جی گذرے برس میں اِس لڑکے کی ماں نے سنکلپ کیا کہ اگر تو اُسکے بڑے لڑکے کو چنگا کرے تو یہہ بچہ جب پیدا ہو تب تیری خدمت میں دے دونگی۔ اب اِسکو لے۔ اِتنی بات کہتے ہی اُسنے لڑکے کو سمندر میں ڈال دیا۔ تب ایک تھوڑی سی ڈھنڈھناہٹ سُننے میں آئی پھر ایک لمحہ میں لڑکا اپنی ماں کے گود میں چین سے تھا کیونکہ رنج سے دیوانہ ہو کے ماں نے سمندر میں گھسکے جھٹ پٹ اُسکو بچایا تھا اور یوں چلّانے لگی کہ نہیں نہیں گنگا اُسکو نہیں پانے کی میں نے جب سنکلپ کیا تب میں پاگل تھی۔ اپنے بچے کو ڈوبتے ہوئے دیکھ نہیں سکتی ہوں +

تب برہمن پھر اُسکو بڑی سختی سے دھمکانے لگا اور وہ شاید اُسکی بات کو پھر بھی مانتی۔ لیکن اُسی دم جب برہمن دوبارہ بچے کو سمندر میں ڈالنے لگا تو پادری نے اُسکی بانہہ کو تھامھ رکھا اور اُتنے میں سرکاری پلیس کی گروہ بھی آگئی اور یہہ حال دیکھکر برہمن برہمنی کو اور اُسکے ساتھیوں کو بھی پادری اور سپاہیوں کے ساتھ چھوڑکے سب بھاگ نکلے +

جب اِس دُکھی ماں نے دیکھا کہ اُسکے بیرحم دُشمن چلے گئے تھے تو وہ پادری کے پاؤں پر گرکے اُسکو برکت دینے لگی کہ اے مہاراج آپ ہزاروں برکتوں سے معمور ہوں کہ آپنے میرے پیارے لڑکے کو بچایا۔ خدا آپکو بدلا دیوے آپکو سات بیٹے ہوں آپکی دولت بڑھے آپکی بڑی عزت ہووے آپکی جڑ ہمیشہ دوب کی سی ہری ہووے۔ برہمنی کے اُس پادری کے ساتھ ایسی عجیب گفتگو کرنے سے ظاہر ہوا کہ اُسکی خاص ذات کا گھمنڈ اُسکی ماں کی محبت سے اُسوقت کے لئے بالکل مٹ گیا تھا +

جب اتنا کہہ چکی تو اُسکے منہہ پر کچھ ایسا معلوم ہوا کہ اِس نئی خوشی کے ساتھ فکر و اُداسی ملی ہوئی ہے کیونکہ سپاہیوں کی طرف پھر کے وہ کہنے لگی کہ ہائے میں بھول گئی تھی۔ اُس برہمن کی لعنت سے اپنے عزیز پہلوٹھے ہندرو کو اِس ٹاپو میں چتا پر چھوڑنے پڑیگا ہاں کمبخت ماں جو میں ہوں کیا صرف ایک بیٹے کے دینے سے دوسرے کو بچا سکتی +

سپاہی جو ہندو بھی تھے اُسکی یہہ بات سُنکے اور اُسکے رنجیدہ منہہ کو دیکھکر نہایت غمگین ہوا اُس سے کہنے لگے کہ نہیں ہندرو نہیں مریگا تم نے تو اپنا سنکلپ پورا کیا ہم ہی نے روک رکھا ہے۔ اگر گنگا دیوی ایسی ہی عداوتی ہو تو اُسکی لعنت نہ تم پر نہ تمہارے بیٹے پر بلکہ ہم ہی پر ہو گی +

اتنی باتیں سُنتے ہی اِس گھبرائی ہوئی عورت کے منہہ پر خوشی کی کچھ روشنی پھر چمکنے لگی اور اُسنے اپنی سہیلیوں کو بُلا کے اُنسے کہا کہ آؤ داسی اور تارا ہم اِس ہولناک جگہہ کو چھوڑکے کشتی پر چڑھ جاویں۔ خدا کرے کہ ہم اِس جگہہ کو پھر کبھی نہ دیکھیں +

سہیلیوں نے جواب دیا اے صاحبہ ایسی بات نہ کہیئے کیونکہ یہہ پاک جگہہ ہے کیا شاستروں میں ایسا لکھا نہیں ہے۔ جو ایسی بات کہوگی تو ہماری کشتی گنگا میں ڈوب جائیگی اور ہم اپنے گھر سلامتی سے کبھی نہیں پہنچینگے +

تب برہمنی نے کہا کہ دیوتے میری بھول کی باتوں کو معاف کریں۔ میں اُنکا نقصان یا بے ادبی نہیں کرنی چاہتی ہوں لیکن میرا دل کیسا رنجیدہ ہوا اور اُسمیں دیوی کی بابت کیسے ہولناک خیال آگئے ہیں میں کسطرح تبلاؤں۔ لیکن اُنکا بیان نکرونگی اور اُن کے سبب جپ برت پوجا دان کرکے مقدور بھر کفارہ کرونگی۔ یہہ کہکے وہ برہمنی اور اُسکا گھرانا پادری اور سپاہیوں سے رخصت ہوئے +

اُسوقت سے جب اِسطرح کا ماجرا واقع ہو سکتا تھا آج تک اِس ملک کے باشندوں کا کچھ فرق ہو گیا ہے اب ایسے آدمی تھوڑے ہیں جو بیٹے کے مارنے کو ایک دینی اور مذہبی اعمال جانینگے۔ پھر اِن دنوں میں اُسوقت کی بہ نسبت پنڈے لوگوں کی قدرت و اختیار کچھ گھٹ گیا ہے اور اکثر ہندو بھی اب یقین کرتے ہیں کہ مسیحی پادری اُنکے سچے مددگار ہیں۔ اِس سے بھی زیادہ عام لوگوں کے دینی خیال و سمجھ کچھ سدھر گئے ہیں۔ اِس بڑی تبدیلی کا ایک خاص سبب سارے ملک میں انجیل کے کچھ نہ کچھ تاثیر بخش ہو گیا ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ اور اُسکا کچھ بیان آئندہ کیا جائیگا +

باقی آئندہ

مراسلات

خط

جناب مہتمم صاحب سلامت +

آپ کے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۵ مئی میں ایک اشتہار عبد اللہ صاحب مسیحی کیطرف سے پادریوں اور مشنریوں کے واسطے جو چھپا ہی میں اُسکے مضمون کو دیکھ متعجب ہوا صاحب موصوف نے کسی وجہہ خاص سے عیسائیوں کو اس امر کی ترغیب و تحریص دلانا چاہی کہ مولوی سید محمد حسین صاحب کی کتاب جو بالفعل اُنہوں نے علم منطق میں تالیف کی ہی چھپ کر عیسائیوں میں رواج پاوے ہر چند کہ راقم اشتہار کی اِس تحریر سے میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ مسلمانوں میں علوم عقلیہ خصوصاً علم منطق بہت عمدہ ہی یا کم از کم اِسقدر تو ضرور ہی کہ مسلمان علم منطق کی تحصیل میں کوشش بلیغ اور بہت سی صرف کرتے ہیں اور کیا عجب ہی کہ سید صاحب کی تالیف کا اجرا عیسائیوں کیواسطے نفع سے خالی نہ ہو کیونکہ کسی فن اور علم کی کوئی کتب ایسی نہیں ہی کہ اُس سے پڑھنیوالوں کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو اور یہہ بھی سچ ہی کہ ہنوز ہندوستانی عیسائیوں میں اِس علم کی تعلیم اِس حد کو نہیں پہونچی کہ اُسکے جاننے والے بکثرت پائے جاویں اور ہر شہر و قریہ میں جہاں جہاں کہ وعظ اور نصائح کا کام جاری ہی وہاں عیسائیوں کی کافی تعداد اس علم کے رو سے مسلمانوں سے مباحثہ اور مناظرہ کرنے کے واسطے بہم پہونچے لیکن اِسمیں شک نہیں کہ راقم موصوف نے بہت بڑی غلطی کی ہی جو ایسا لکھا ہی کہ پادری صاحبوں نے کوئی کتاب علم منطق میں عمدہ زبان اُردو میں ابھی تک نہیں چھاپی ہی اور جو دو ایک کتابیں چھاپی بھی ہیں تو وہ ایسی نہیں کہ اُنکو پڑھکے کوئی شخص کسی منطقی سے گفتگو کر سکے اور اصطلاحیں جدید بلا وجہہ اور بیفایدہ الخ۔

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِس فن کی کتب موجودہ مثلاً کوائف المنطق مصنفہ جناب افضل الفضلاء پادری ٹی جے اسکاٹ صاحب بریلی۔ اور مبادی الحکمت مصنفہ مولوی نذیر احمد صاحب ہنوز نظر سے نہیں گذری ہیں پوچھتا ہوں کہ بھلا وہ کونسی اصطلاحات اور محاورات ضروری علم منطق کے جو مسلمانوں کی کتب میں پائے جاتے ہیں اِن دو کتابوں میں نہیں۔ اور آیا ایک بڑی معروف علمی جماعت نے جو گورنمنٹ کی جانب سے لفٹنٹ گورنر سر ولیم میور صاحب بہادر کیوقت میں مقرر تھی اِن کتابوں کی عمدگی کی تعریف نہیں کی ہی اور دونوں کے مصنفوں کو اُسکے صلہ میں معقول انعام نہیں عطا کیا ہی اور ایک مشہور پادری جرج علی صاحب نے اخبار وکیل ہند میں پادری اسکاٹ صاحب کی کوائف المنطق کی خوبیوں کو دیکھ کر اُسکا چھپوانا اپنے اخبار میں ہندوستانی عیسائیوں نے مناسب نہ جانا تھا۔ کل ضروری اصطلاحات مسلمانوں کے اُس میں موجود ہیں اور جو باتیں جدید معلوم ہوتی ہیں وہ انگریزی طرز پر ہیں اور چونکہ اِس کتاب کی تالیف سے مصنف کی ایک غرض یہہ بھی تھی کہ پادری صاحبوں اور انگریزی والوں کو ہندوستانی اور انگریزی منطق کا فرق معلوم ہو جاوے اِسواسطے اسطور پر تالیف کی گئی۔ شایقین علم کو وہ کتاب اسقدر مطبوع خاطر ہوئی کہ چندہی عرصہ میں طبع اول کی کل جلدیں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں اور دوبارہ چھپوانیکی ضرورت پڑی اور طبع ثانی میں اول کی نسبت چند مفید مسائل زیادہ ہیں کیونکہ ایسا تو کوئی علم نہیں کہ جسمیں ترقی اور اضافہ کی گنجایش نہ ہو۔ اور نہایت صحت اور احتیاط سے سفید کاغذ پر واضح خط میں چھپی ہی شایقین کو لکھنو امریکن مشن پریس سے مل سکتی ہی۔ اِس احقر نے اِس کتاب کو اول سے آخر تک بغور دیکھا اور از روئے حق و انصاف جو کچھ رائے دے سکتا ہوں وہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہی کہ اِس وسیع ملک میں جہانکہ قریب ۲۴ کروڑ آدمی کے رہتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں عالم ہیں اور ہوتے جاتے ہیں جو کام کسی سے نہو سکا وہ شمالی امریکہ کے رہنے والے ایک شخص یعنے افضل الفضلاء جناب ریورنڈ ٹی جے اسکاٹ صاحب ڈی ڈی نے انجام کو پہونچایا۔ اور اِس مفید علم سے جو صد ہا برس سے غیر زبانوں میں محدود تھا ہندیوں کو نفع عام پہونچانیکی بنیاد ڈالی غرضکہ تمام ہندیوں پر عموماً اور عیسائیوں پر خصوصاً مصنف موصوف کا بڑا احسان ہی +

راقم ایک انصاف پسند از بانس بریلی

اخبارات تار برقی

کلکتہ ۴۔ نومبر ۱۸۹۵ء۔ میسرز گالون اینڈ کو کا دیوالہ نکلگیا۔ قرضہ اسی لاکھ روپیہ سے زیادہ ہی +

الہ آباد ۴۔ نومبر ۱۸۹۵ء۔ نہایت پرانا اور عزت دار کارخانہ گالون کوئی اینڈ کو سوداگران کمیشن ایجنٹان کلکتہ کا نادار ہو گیا قرضہ ۱۶ لاکھ ہی۔ اضافہ معلوم نہیں ہی۔ اسبات کا بڑا خیال ہو رہا ہی +

لنڈن ۲ نومبر ۱۸۹۵ء۔ بیچیلونس کے قریب جلی اور

پیرو کے جہازی بیڑوں کی لڑائی کی مفصل کیفیت سے واضح ہوتا ہے کہ ہسکر نامی جہاز نے بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ امیر البحر پیرو جو اُسوقت جہاز مذکور کا افسر تھا اور دو لفٹنٹ اور بہت سے خلاصی کام آئے قبل اسکے کہ جہاز مذکور لڑائی سے دست کش ہو کر گرفتار ہوا +

دھرگانو ۴ نومبر ۱۸۷۹ء۔ ایک خط ۲۸ اکتوبر میں راقم کو ہم سے لکھتا ہے کہ کرنل جانسٹون صاحب دو ہزار منی پوریوں اور ایک دستہ رجمٹ پیادہ نمبر ۴۴ کے ساتھ کل یہاں پہونچ گئے کوہیما کی سپاہ پر بڑی مصیبت گذری ہے جو اشب و روز برابر اپنے خندقوں میں دشمنوں کے نرغہ میں رہے اور اُس پر بھاری آتشباری ہوتی رہی +

قسطنطنیہ ۳ نومبر ۱۸۷۹ء۔ باب عالی نے ایشیاء کوچک میں اصلاحات کو عمل میں لانے کا عزم بالجزم کر لیا ہے جو اُسکے نزدیک ضروری ہیں اور ہزاروں اصلاحات پر بھی عملدرآمد ہوگا جو عہدنامہ برلن میں تجویز ہوئی ہیں + اسٹریا کا جہازی بیڑا اسلانیک میں پہونچنے والا ہے +

لنڈن ۴ نومبر ۱۸۷۹ء۔ اصلاحات ایشیائے کوچک کے بارہ میں انگلستان کی کارروائی کے سبب قسطنطنیہ کے لوگ بڑے جوش میں آئے ہوئے ہیں اخبارات لنڈن انگریزی وزرا کی عہدنامہ کی تعمیل بالجبر کرانے کو پسند کرتے ہیں +

لنڈن ۵ نومبر ۱۸۷۹ء۔ مسٹر لو صاحب نے کل کرانتھم میں ایک تقریر کی اور گورنمنٹ کی تدبیر مملکت کو ناپسند کیا اور کہا کہ جب حکومت فرقہ لبرل کے ہاتھ آئیگی تو اُس فرقہ کے وزیر وہی سابق کی لبرل گورنمنٹ کی تدبیر مملکت اختیار کرینگے + سفیر ترکی مقیم لنڈن نے لارڈ سالسبری صاحب سے دور لا میں انگریزی جہازی بیڑے کے بھیجنے کی صراحت چاہی ہے + سفیر روس مقیم لنڈن کو واپس طلب کیا گیا ہے +

قاہرہ ۴ نومبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل فنمز جرلڈ صاحب پھر ڈائرکٹر جنرل سررشتہ حساب کتاب مقرر ہوئے ہیں +

گولاگھاٹ براہ دھرگانو ۵ نومبر ۱۸۷۹ء۔

میجر ایوانس صاحب کا کالم ۳۰ اکتوبر کو پہونچگیا مگر جب اُنھوں نے دیکھا کہ کرنل جانسٹونصاحب وہاں پہونچگئے ہوئے ہیں تو وہ سماگوٹنگ کو واپس آ گئے کیونکہ وہاں اسقدر رسد وغیرہ نہ تھی کہ سب کیواسطے کافی ہوتی۔ کرنل نتال صاحب اور افسران صدر رجمٹ نمبر ۴۴۔ ۴ نومبر کو ہری جان میں پہنچے اور میجر ڈاکرصاحب کا حصہ فوج ۵ نومبر کو گولاگھاٹ جائیگا +

قندھار ۶ نومبر ۱۸۷۹ء۔ کرنل چیلی صاحب تین ماہ کی رخصت پر ہندوستان کو جاتے ہیں۔ جنرل بارٹر صاحب یہاں کی کمان کرینگے + کسیقدر رفل اور کاربین جو ہمارے سپاہیوں کے چرائے گئے تھے سیل منڈہ میں دبے ہوئے ہیں +

کابل ۶ نومبر ۱۸۷۹ء۔ ایک روسی فوج مقام چارجوئی سے روانہ ہوئی ہے اور تقی ترکمانوں کی طرف گئی ہے۔ ایوبخان برادر خورد یعقوب خان غالباً ہرات میں اپنی خودمختاری کا اشتہار دیدیگا + ترکستان میں امیر کی سپاہ باغی ہوگئی ہے اور بامیان تک آپہونچی ہے جو یہاں سے تین روز کا راستہ ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ اپنے ہتھیار دیدینگے اور چپ چاپ اپنے گھروں کو چلے جائینگے۔ بہت سے خوانین کوہستان حاضر ہوگئے ہیں اور اپنے آدمی بطور یرغمال پیش کرینگے ہماری سپاہ تندرست ہے اور اپنے گھر بنانے میں مصروف ہے + سر الف اربٹس صاحب نے جگدلک کیطرف گرد اور یاں کی ہیں سب کچھ قابل اطمینان ہے ایک بریگیڈ تنخاک میں جنرل گف صاحب نے مخالفین کے دیہات کو سخت سزا دی ہے اور اُنکو لوٹ لیا ہے +

راولپنڈی ۷ نومبر ۱۸۷۹ء۔ ریل کو جلال آباد تک بڑھانیکے واسطے احکام موصول ہوئے ہیں۔ افسران سٹاف صاحب چیف انجنیر یہاں اُنکی تشریف آوری کے منتظر ہیں +

جگدلک ۶ نومبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل گف صاحب کا کالم کل شام یہاں پہونچگیا۔ کسی نے مقابلہ نہیں کیا۔ ملکان حصارک و جگدلک حاضر ہوگئے ہیں۔ سڑک ایسی مشکل گزار نہیں پائی گئی جیسے خیال کیا جاتا تھا۔ مگر بوجہ بتھریلی ہونے کے اسباب کا آخری حصہ تاریکی چھاجانیکے بعد پہنچا سپاہ ایک بڑے مضبوط مقام پر خیمہ زن ہوئی ہے یعنے ایک پرانے قلعہ میں جو موضع جگدلک کے سامنے ہے۔ آج صبح سپاہ مذکور دو حصے ہو کر قطع تنگ کو جائیگی ایک حصہ تو براہ پر دھاوا اور دوسرا بائیں جانب کی اُنچی سڑک کی راہ سے +

گولاگھات براہ شیرادوا ۷ نومبر ۱۸۷۹ء

میجر ایوانس صاحب کی جماعت کا کسی نے مقابلہ نہیں کیا اِن لوگوں نے دو ناگوں کو جو مشتبہہ حالات میں سامنے آئے تھے گولیونسی مار ڈالا مگر اسبات کا افسوس ہے کہ وہ ایک دوست دیہات کے تھے۔ چند فیرکر نیر ہوئے اور اُنہوں نے دیکھا کہ پلونکو توڑ دیا گیا ہے اور سنگر بنائے ہوئے ہیں۔ مگر دشمنوں میں سے کوئی نہیں تھا۔ کوہیما میں سب کو محفوظ مضبوط کر لیا اور اُنکے ٹھہرنے سے کمسریٹ پر دباؤ پڑتا ہے اسلئے جماعت مذکور سماگوٹنگ کو واپس آگئی۔ اتنا افسوس رہا کہ سپاہ منی پوری نے اس جماعت کے ساتھ آمدورفت کرنے کی کوشش

نہ کی کیونکہ اگر وہ ایسا کرتے تو دو نونا گے جو مارے گئے بچ جاتے۔ توم مور یما کے پاس ایک مجروح حولدار ہی جسکو اپنے موقع کے وقت پیش کرینگے۔ اگرچہ پچھلے دنوں کے حملہ میں کو نوما کا ایک حصہ برسر پرخاش نہیں ہوا مگر اُنہوں نے ایک مرتبہ بھی ناگونگ کو خطوط لیجانیکا ذمہ نہیں لیا بلکہ اپنی جھتو نیر کھڑے ہوکر کوہیما کی سپاہ پر حملے ہونیکا تماشا دیکھا کرتے تھے۔ اُمید ہی کہ اُنکو بھی نصیحت دیجائیگی اور پولٹیکل افسر جنگی افسر انکو نہیں رکھینگے +

سکھر ۶ نومبر ١٨٧٩ع۔ رکھ سے جیکب آباد تک ۲۶ میل ریل کل طیار و مکمل ہوگئی یہہ ایک میل روز کی اوسط سے بہت زیادہ ہی جسکی تعریف صاحب سپرنٹنڈنٹ و صاحبان اسٹاف مامور طیاری سڑک مذکور کو پہونچتی ہی + کرنل اڈورڈس صاحب و میجر اولبرج صاحب مہتمم کمسریٹ و باربرداری ۱۲ تاریخکو جیکب آباد کو روانہ ہونگے جہانسے آئندہ کو تمام اسباب وغیرہ آگے کو روانہ ہوا کریگا۔ یہانسے تمام سامان جنگ ذخائر فوجی ۱۵ تاریخ سے براہ مقام تقاطع رُکھ کے روانہ ہونگے +

لنڈن ۶ نومبر ١٨٧٩ع۔ سینٹ پیٹرسبرگ کی خبر سے واضح ہوتا ہی کہ ترکمانوں کے مقابلہ میں مہم روس کا بڑا حصہ چکسلار کو واپس آگیا ہی۔ تمام گریٹ برٹن میں تجارت پھر تازہ ہوتی جاتی ہی اور مختلف لینڈ نیر مال کی آمدورفت میں ترقی ہی +

کراچی ۷ نومبر ١٨٧٩ع۔ منگل کے روز یہاں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں اِس مضمون کا ایک ریزولیوشن پاس ہوا کہ گورنمنٹ کی حضور میں عرضی دیجائے کہ مابین کراچی اور عدن کے براہ راست ڈاک کی آمدورفت ہونی چاہئے

مسٹر ڈیوڈ راس صاحب نے اِس موقعہ پر ایک بڑی پرزور اور موثر تقریر فرمائی +

شملہ ۷ نومبر ١٨٧٩ع۔ ۶ تاریخ کو جنرل میکفرسن صاحب کا برگیڈ کابل سے تیزین کو پہونچنے والا اور جنرل گف صاحب سے ملنے والا تھا۔ سردار محمد یوسف خان قندھار سے کابل کو روانہ ہوگئے ہیں۔ جنرل ہیوجز صاحب ۰ تاریخکو قندھار میں پہونچنے والے تھے۔ جنرل بیلی سر صاحب قندھار سے ہندوستان کو روانہ ہوگئے ہیں۔ قندھار کے لوگوں نے اشتہار گورنمنٹ کے مشتہر ہونے پر خوشی ظاہر کی ہی۔ سردار شیر علیخان صوبہ کے گورنر ہیں +

علی خیل سے خبر آئی ہی کہ حاجیان حسن و احمد خیل نے وہ جرمانہ ادا کر دیا ہی جو اُنپر کیا گیا تھا اور اپنے آدمی بطور یرغمال حاضر کر دئے ہیں۔ سپاہ علی خیل ۰ تاریخ کو روانہ ہوگی

قطع شنگ ۷ نومبر۔ جنرل گاف صاحب کی فوج کے دونوں حصے کل آگے بڑھینگے۔ ایک حصہ درے جگدلک کے راستہ سے اور دوسرا درے مذکور کے مشرق کیطرف سے گذرا۔ یہہ دونوں راستے جگدلک سے پانچ میل کے فاصلہ پر ملجاتے ہیں +

جنرل میکفرسن صاحب رسالہ بنگال نمبر۱۲ کے چند سوار لیکر قطع شنگ میں جنرل گاف صاحب کی فوج سے ملنے کیواسطے پہونچے۔ جنرل میکفرسن صاحب کی برگیڈ درے لتہ بند کے دہانے پر قطع شنگ سے چار میل کے فاصلہ پر مقیم ہی۔ آس پاس کے ملک جنگل کے موافق ہیں +

قندھار ۷ نومبر۔ ۶ نومبر کی شام کو پلٹن سکھہ نمبر۱۵ کا ایک سپاہی دو افغانوں کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ چنانچہ سپاہی مذکور کے ۸ زخم شدید لگے تھے۔ قاتل فرار ہوگئے۔ ۵ نومبر کو میجر سینٹ جان صاحب نے سرداروں اور سوداگروں و ملانوں کو حکمنامہ سُنایا جسمیں لکھا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی کو منظور ہی کہ شیر علیخان قندھاری قندھار کا حاکم مقرر کیا جاوے۔ اور تمام باشندگان کو اُسکا فرمانبردار رہنا چاہئے +

مدراس ۷ نومبر۔ امل ردی جو بغاوت رمپا میں باغیوں کے سرگروہوں میں سے تھا وہ معہ پانچ باغیوں کے گرفتار ہوگیا ہی۔ چندریا جو ایک اور سرگروہ ہی اُسنے ایک گانوں کو جو راج مندری سے ۱۵ میل پر واقع ہی لوٹ لیا ہی۔ کسیقدر سوار اُسکی گرفتاری کے واسطے گئے ہیں +

شملہ ۸ نومبر۔ آج کے گزٹ آف انڈیا میں لکھا ہی کہ حضور گورنر جنرل ہند ۲۰ نومبر کو شملہ سے روانہ ہونگے اور دہلی و الور و جے پور و اجمیر و بھرت پور و گوالیار سے ہوکر ۲۰ دسمبر تک کلکتہ میں داخل ہوجائینگے +

لنڈن ۷ نومبر۔ یہہ شہرت پھیل گئی ہی کہ گورنمنٹ انگلنڈ نے روسیوں کے ساتھ خط و کتابت اِس مطلب کے لئے جلدی کرنے کا ارادہ کیا ہی کہ وسط ایشیا کے معاملات کا فیصلہ ہوجائے +

قندھار ۸ نومبر۔ جنرل ہیوجز صاحب اور اُنکا سٹاف اور پلٹن نمبر۵۹ کا ہیڈکوارٹر اور پلٹن گورکھا نمبر۳ اور رسالہ پنجاب نمبر۲ کا ہیڈکوارٹر اور توپ خانہ کا برگیڈ نمبر۱۱ کی باڑی نمبر۶ کی ۲ توپ و توپ خانہ کا برگیڈ نمبر۱۱ کی باڑی نمبر۱۱ کی ۳ توپ یہہ سب آج صبح کو اُن چند سپاہیوں کو جو شاجن میں زخمی ہوگئے تھے لیکر یہاں پہونچے۔ کپتان سر ٹورلیس صاحب کی جو پلٹن نمبر۵۹ سے متعلق ہیں سفارش ہوئی ہی کہ اُنکو وکٹوریا کراس کا تمغہ دیاجاوے

کیونکہ صاحب موصوف نے شاجن کی لڑائی میں بڑی دلاوری ظاہر کی تھی +

بمبئی ۸۔ نومبر۔ واسدیو بلونت پھدکی کے اُپر جو مقدمہ دایر ہوا تھا سو بعد ثبوت کے واسدیو مذکور ملزم قرار دیا گیا ہی اور اُسکی نسبت یہہ حکم ہوا ہی کہ واسدیو بلونت پھدکی حبس دوام کے لئے بعبور دریائے شور بھیجا جاوے۔ جج صاحب نے اپنے فیصلہ میں یہہ بیان کیا ہی کہ بلونت کے جرموں سے نہ صرف گورنمنٹ کو نقصان پہونچا بلکہ اُسکے سیکڑوں ہموطنوں کو بھی نقصان پہونچا ہی۔ اور باقی ۹ مجرموں کی نسبت دس دس سال قید کا حکم ہوا ہی۔ اور ۱۴ مجرم عدم ثبوت میں بری کئے گئے +

گندمک ۹۔ نومبر۔ آج جنرل گاف صاحب کی فوج پلٹن گایڈز اور پہاڑی توپ خانہ کی باٹری ہزارہ کو جگدلک اور سیپشمان کوتل میں چھوڑ کر واپس آئی ہی۔ اگرچہ کوئی سخت جنگ وہاں پر نہیں ہوا مگر تو بھی جگدلک کوتل میں چند دشمنوں نے ہماری فوج کیطرف بندوقیں چلائیں چنانچہ اُنہوں نے رسالہ گایڈز کے ایک گھوڑے کو زخمی کیا ہی۔ اور ڈاک سرکاری پر بھی حملہ کیا تھا۔ پلٹن گورکھا نمبر ۲ کوہ سرخاب پر مقیم ہی۔ تار برقی کی لین سیپشمان کوتل تک پہونچ گئی ہی +

جنرل برایٹ صاحب اپنے شاف کے چند افسران کو لیکر جنرل گاف صاحب کے ہمراہ گئے ہیں۔ فی الحال جنرل برایٹ صاحب یہاں مقیم رہینگے +

برلن ۷۔ نومبر۔ پرنس بسمارک کو گٹھیا کی بیماری ہو گئی ہی۔ وہ شہرت جو پھیل گئی تھی کہ پرنس بسمارک قریب المرگ ہی۔ سو غلط تھی +

لنڈن ۸۔ نومبر۔ یہاں پر مشہور ہی کہ پارلیمنٹ کچھ عرصہ بعد موقوف ہو جائیگی مگر یہہ امر صداقت نہیں رکھتا ہی۔ شہر کلیولنڈ میں لوہے کے کارخانوں کے مالکوں نے اپنے ملازموں کی تنخواہ کا دسواں حصہ اضافہ کر دیا ہی۔ جو رپوٹ تجارت کی بابت ماہ گذشتہ کی شایع ہوئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ اُن چیزوں کی قیمت جو بیرونی ممالک کو روانہ ہوئی ہیں ۱۷۶۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہوئی۔ اور یہہ آمدنی بہ نسبت اکتوبر ۱۸۷۸ء ۴۲۷۵۰۰۰ روپیہ زیادہ ہوئی ہی +

لنڈن ۹۔ نومبر۔ سب سے آخری خبر جو کیپ ٹون کیطرف سے آئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ اگر سردار سیکوکُنی گورنمنٹ انگلنڈ کا حکم نہیں مانیگا اور اُن شرایط کو جو پیش ہوئی ہیں منظور نہیں کریگا تو سرگارنٹ صاحب اُسپر حملہ کرنے کا بندوبست کرینگے +

خبر آئی ہی کہ باقر پاشا ایک اعلی درجہ کا حاکم آرمینیا میں مقرر ہونے والا ہی +

قطع ۱۰۔ نومبر۔ گورنر بمبئی نے ریلوے لین کیواسطے راستہ کو سیبہ سے لیکر براہ تیراہ قطع تک ملاحظہ کر لیا ہی۔ صاحب ممدوح نے دوزان کو جو درے بولان میں واقع ہی اور وادی مستنگ کو بھی دیکھا ہی۔ کل صاحب موصوف قندھار کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اور ۲۰۔ نومبر کو بیشین میں سر رابرٹ سینڈیمن صاحب اور کرنل لنزی صاحب سے ملاقات کرینگے +

بمبئی ۱۱۔ نومبر۔ وے گاڑیاں جنکے بنانیکا حکم ہوا تھا سب طیار ہو گئی ہیں اور اب صرف ۱۰۰ گاڑیاں باقی ہیں اور سب سرحد کو روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ تین کشتیاں جو ٹٹوؤں کے لیجانے کے لئے طیار ہوئی تھیں کل بھاونگر کیطرف روانہ ہوئیں۔ دو خانی جہاز موسومہ ڈلہوزی کچھ عرصہ بعد رسد و سامان جنگ و نقدی روپیہ لیکر کراچی کیطرف روانہ ہوگا +

جہاز موسومہ سرالیس نے جسپر رسالہ بھالہ بردار نمبر ۱۲ کا ایک حصہ اور پلٹن نمبر ۹ سوار ہی کل شام کو یہاں پر قیام کیا۔ طوفان کے باعث اِس جہاز کے پہونچنے میں ایک ہفتہ کی دیری ہوئی ہی۔ آج شام رسالہ و پلٹن مذکورہ جہاز پر سے اُترینگے۔ اور رسالہ کا حصہ مہاؤں میں اور پلٹن کلکتہ میں جائینگے +

لودیانہ

سنا جاتا ہی کہ اکثر کابلی جو مدت سے لودیانہ میں رہتے ہیں خواہش کرتے ہیں کہ جدید انتظام افغانستان میں ہمکو عہدے دئے جائیں ہماری دانست میں ایسے اجہل ملک کا انتظام مالی مشکل معلوم ہوتا ہی۔ ہاں اگر فوجی عہدے انکو دئے جائیں تو ضرور کارروائی اچھی کر سکتے ہیں +

ہماری میونسپل کمیٹی کو منظور ہوا کہ اخراجات میں کچھ تخفیف ہو کیونکہ اب محکمہ صفائی میں بہت ملازم بھرتی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ دو جمعدار جو پُرانے ملازم اور محنتی اور حکام کے خوف سے کام بھی اچھا کرتے تھے تخفیف کی جھپیٹ میں آ کر ساہی ہنگئے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر توجہ کرتے تو بالکل ہی جواب ہو چکا تھا اب بھی اگر کمیٹی انصاف کرے تو نئے پرانوں پر خیال کر سکتی ہی +

آج شام کو دیوالی ہی اُمید ہی کہ پولیس انچارج روندگشت سے قمار بازی نہیں ہونے دیگی +

ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر آجکل دورہ کر رہے ہیں +

افسوس سے لکھا جاتا ہی کہ منشی نندلال صاحب منصف لودیانہ ہفتہ حال میں فوت ہو گئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا